بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۶

اَلفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۶ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش | ۱۶ شوال ۱۳۶۲ھ | ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۴۳

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۔ ۱۵ ماہ اخاء ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۹ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے ۔ ثم الحمد للہ

قادیان ۱۵ ماہ اخاء ۔ جناب مولوی عبد المغنی صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ ۔ مہاشہ فضل حسین صاحب ۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا اور گیانی عباد اللہ صاحب سیالکوٹ اور ہمبڑیال کے تبلیغی جلسوں میں شمولیت کے لئے آج صبح کی گاڑی روانہ ہو گئے ۔

افسوس کہ عبد القیوم صاحب پسر شیخ محمد عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بٹالہ پرسوں شام بمقام پالم پور جہاں وہ بغرض تبدیلی آب و ہوا مقیم تھے وفات پا گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی تبلیغ اور حکومت الٰہیہ کا قیام

جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے مسلمانوں میں آج کل ایک ایسا طبقہ پیدا ہو رہا ہے ۔ جس کا یہ خیال ہے ۔ کہ جب تک ہندوستان میں حکومت الٰہیہ قائم نہ ہو ۔ اسلام کو فروغ حاصل نہیں ہو سکتا ۔ اور اس طرح یہ لوگ عامۃ المسلمین کو جو پہلے ہی بُری طرح غفلت کا شکار ہو چکے ہیں ۔ غلط راہ پر لگا کر اور بھی نقصان پہنچا رہے ہیں ۔ ان لوگوں کا خیال ہے ۔ کہ دنیا میں جتنے بھی انبیاء آئے ۔ ان سب کی بعثت کی غرض حکومت الٰہیہ کا احیاء و قیام تھی ۔ ان خیالات کی تردید میں پچھلے دنوں معزز معاصر معارف نے ایک مقالہ شائع کیا تھا ۔ اور اس کا ذکر مختصراً الفضل میں بھی کیا گیا تھا ۔ اب معاصر "مسلمان" میں معارف کے اس مضمون کا جواب شائع ہو رہا ہے ۔ لکھا ہے کہ :-

"کیا حکومت الٰہیہ کے قیام کے بغیر اسلامی احکام کی پوری پوری تبلیغ کی جا سکتی ہے ۔ کیا حکومت الٰہیہ کے بغیر دنیا سے سود و بدکاری شراب خوری ۔ قمار بازی اور ظلم کو جڑ سے اُکھاڑا جا سکتا ہے ۔ کیا حکومت الٰہیہ کے بغیر ایک نئے سیاسی و اقتصادی نظام کا قیام ممکن ہے ؟ حکومت الٰہیہ کے بغیر ان میں سے کوئی فرض بھی ادا نہیں کیا جا سکتا ۔ اسلام کے مذہبی ۔ سیاسی ۔ اقتصادی اور اجتماعی پیغاموں کا پھیلانا اور اسلامی احکام کی تبلیغ کرنا بھی ممکن نہیں ۔" (۱۲ اکتوبر)

گویا کہ ان اصحاب کا خیال یہ ہے کہ اسلام نے جو مذہبی ۔ اقتصادی یا تمدنی احکام دیئے ہیں ۔ اُن کے اپنے اندر تو کوئی ایسی کشش اور جذب نہیں ۔ کہ کسی کو اپنی طرف مائل کر سکیں یا کسی کے دل میں جگہ حاصل کر سکیں ۔ اس تعلیم کے دنیا میں قائم ہونے کا انحصار صرف اس بات پر ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں حکومت ہو ۔ اور وہ بہ جبر اسے دنیا میں نافذ کر سکیں حالانکہ یہ بات اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے ۔ اسلام کسی قسم کے جبر کو قطعاً گوارا نہیں کرتا ۔ بلکہ یہ تعلیم دیتا ہے ۔ کہ لوگوں کو اسلامی تعلیم کی خوبیاں بتا کر اور افعال شنیعہ کی شناعت کو اُن کے ذہن نشین کر کے ان کی ذہنیتوں میں تبدیلی کی جائے ۔ ڈنڈے کے زور سے اگر کسی سے کسی بات پر عمل کرا بھی لیا جائے لیکن اُس کے دل کی کیفیت بدستور رہے ۔ تو اسلام کا منشاء پورا نہیں ہو سکتا ۔ اسلام کا مقصد حقیقی تو یہ ہے کہ خدا اور بندہ کے درمیان ایک پاک رشتہ پیدا ہو جائے ۔ اور یہ اس کے بغیر ممکن نہیں ۔ کہ قلب انسانی میں ایک پاکیزہ انقلاب رونما ہو پس اسلام کے مذہبی ۔ اقتصادی اور سیاسی پیغاموں کی اشاعت کو حکومت الٰہیہ کے قیام پر اٹھا رکھنے والے سخت غلطی کا شکار ہیں ۔ صحیح راہ یہ ہے ۔ کہ وہ اپنی پوری قوت اور تمام ذرائع سے کام لیتے ہوئے ان اقوام تک جو آج برسر اقتدار ہیں ۔ اسلام کے ان پیغاموں کو ہم پہنچائیں ۔ اسلام کی حقیقی تصویر کو گرد و غبار سے صاف کرکے اور بدنما دھبوں کو اس سے دور کر کے دنیا کے سامنے پیش کریں ۔ اور اس طرح اُن کے لئے اس بات کا موقعہ پیدا کریں کہ وہ اس تعلیم کو بوجہ اس کی خوبصورتی اور دلکشی کے قبول کریں ۔ اور اس کو اپنے لئے ذریعہ نجات اور مشکلات کے دور ہونے کا واحد راستہ سمجھتے ہوئے اختیار کریں ۔ یہ خیال کہ پہلے حکومت الٰہیہ قائم ہو ۔ تو پھر

مضمون مقطعات پر بعض اعتراضات اور ان کے جواب نمبر (۲)

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۶)

ایک صاحب اعتراض فرماتے ہیں ۔ کہ بسم اللہ کی آیت سورہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے یہ محض آپ کی زبردستی ہے ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کے پاس جو قرآن آیات کے نمبر والا ہو ۔ اُسے دیکھ لیں ۔ اگر شک ہو تو فاتحہ کی سات آیات بغیر بسم اللہ کے گن کر دکھا دیں ۔ کیونکہ فاتحہ کی بغیر بسم اللہ کے صرف چھ آیتیں رہ جاتی ہیں ۔ خواہ باقی قرآنی سورتوں میں بسم اللہ محسوب ہو یا نہ ہو ۔ مگر فاتحہ بغیر بسم اللہ کے کامل ہرگز نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ بغیر اس کے فاتحہ کی سات آیات کی گنتی پوری نہیں ہوتی ۔

(۷)

پھر ایک اعتراض یہ ہے کہ جب مقطعات بے معنی الفاظ ہیں ۔ تو پھر آپ نے بسم اللہ کو مقطعہ کیوں کہا ؟ اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ واقعی دراصل تو بسم اللہ مقطعہ نہیں ہے ۔ بلکہ فاتحہ کی ایک آیت اور فاتحہ کا خلاصہ ہے ۔ مگر صرف سمجھانے کی خاطر اسے وہاں مقطعہ کہہ دیا گیا ہے ۔ کیونکہ قرآنی سورتوں میں یا تو مقطعات کی تفسیر ہے یا بسم اللہ کی ۔ اس لئے اسے بھی ایک مقطعہ یا اسم المقطعات کا نام دے دیا گیا ہے ورنہ دراصل اس میں مقطعات والی خاصیتیں نہیں ہیں ۔ کیونکہ وہ کسی آیت کا اختصار نہیں ہے ۔ بلکہ خود ایک پوری با معنی آیت ہے ۔ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ ہر سورۃ میں اس کی تفسیر کسی نہ کسی رنگ میں موجود پائی جاتی ہے ۔

(۸)

ایک نیا قرینہ

ایک اعتراض یہ ہے کہ مقطعات فاتحہ کی آیات اور الفاظ کا اختصار سمجھنا آپ نے کسی زبردست اور مضبوط دلیل سے ثابت نہیں کیا ۔ بعض قرائن پیش کئے ہیں جو خود کچھ زبردست نہیں ہیں ۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ جو معانی آپ ان مقطعات کے پہلے مانا کرتے تھے وہ کن دلائل اور پختہ حسابی تشریحات پر مبنی ہیں ؟ کہ اُنکے ماننے کیلئے تو آپ تیار ہیں ۔ مگر ان کے ماننے کیلئے آپکو ایک اور ایک دو کی طرح دلائل اور براہین درکار ہیں ۔ مہربان من ! خدا تعالیٰ ۔ رسالت ۔ قیامت اور سب چیزیں جو ایمانیات میں داخل ہیں ان کا انحصار بھی بعض قرائن پر ہوتا ہے نہ کہ رویت پر ۔ پھر یہاں رویت والی دلیلیں ہم کس طرح دکھا سکتے ہیں ! کلام الٰہی تو روحانیات میں داخل ہے ۔ اور اسکے تمام حقائق و معارف حسابی میزان پر نہیں بلکہ روحانی میزان پر تولے جاتے ہیں ۔ اور قرائن انشراح صدر اور ایمانی تشریحات پر ان کا مدار ہوتا ہے ۔ نہ کہ اقلیدس اور ہندسہ والے دلائل پر ۔ پس ایسا مطالبہ غلط ہے ۔ لیکن یہ صحیح ہے ۔ کہ ہمارے قرائن لغو اور کمزور نہیں ہیں ۔ مثلاً سبعًا من المثانی والا قرینہ کیا کوئی کمزور دلیل ہے ؟ بلکہ سو دلائل پر بھاری ہے ۔ اور بغیر ہماری توجیہہ کے اور سب

توجیہات مقطعات کی ان کو کسی نظام کے ماتحت نہیں لاتیں۔ پس یہ بھی ایک عمدہ دلیل ہماری صحت خیال کی ہے۔ نیز بعض مقطعات کا صراحتاً فاتحہ کی بعض آیات کا اختصار ہونا اور نظر آنا نہایت عمدہ دلیل ہے اس بات پر کہ باقی مقطعات بھی فاتحہ ہی کی آیات ہیں۔ پھر کل حروف مقطعات کا فاتحہ میں موجود پایا جانا کیسی عجیب دلیل ہے جس کو رد کرنا آسان نہیں ہے۔ بلکہ اسی ضمن میں ایک نئی بات یہ معلوم ہوئی۔ کہ قرآن مجید میں سات یا سات سے کم آیتوں والی بارہ سورتیں ہیں۔ مگر عجیب تربات یہ ہے کہ کسی ایک سات یا اس سے کم آیتوں والی قرآنی سورت میں بھی تمام حروف مقطعات فاتحہ کی طرح موجود نہیں ہیں۔ مثلاً سورہ ماعون میں حرف ق موجود نہیں۔ سورہ کافرون میں ح۔ ص۔ ض۔ ط موجود نہیں ہیں۔ اور سورۃ الناس میں ح اور ط موجود نہیں ہیں۔ گویا حکمت الٰہی۔ تاراد تاً ۱۴ حروف مقطعات صرف فاتحہ میں ہی رکھے ہیں۔ باقی سات یا کم آیتوں والی قرآنی سورتوں میں جو ۱۲ اعداد سورتیں ہیں کسی ایک میں بھی پورے حروف مقطعات نہیں پائے جاتے۔ پس یہ ایک نیا قرینہ قائم ہو گیا۔ کہ صرف فاتحہ میں تمام حروف مقطعات موجود ہیں۔ اور اس کے برابر کی کسی اور سورۃ میں یہ موجود نہیں ہیں۔ اور یہ بارہ سورتیں حسب ذیل ہیں۔ قدر۔ عصر۔ فیل۔ قریش۔ ماعون۔ کوثر۔ کافرون۔ نصر۔ لہب۔ اخلاص۔ فلق۔ اور ناس۔

(۹)

ذیل میں پوری آیتوں کے مقطعات کا ایک نقشہ دیا جاتا ہے۔ جس سے آپ کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے گی۔ نامکمل آیت یا الفاظ کے مقطعات کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

(۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ .... اس کا کوئی مقطعہ نہیں ہے

(۲) الحمد للہ رب العالمین ۝

(۳) الرحمٰن الرحیم ۝

(۴) مالک یوم الدین ۝

(۲ تا ۴) } حمٓ ۲+۳+۴

(۵) ایاک نعبد و ایاک نستعین ۝

(۶) اھدنا الصراط المستقیم ۝ ...... طٰہٰ۔ طسٓمٓ ۶

(۷) صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ۝ ...... الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ ۷

کٓھٰیٰعٓصٓ ۵+۶+۷ ۔ عٓسٓقٓ ۵+۶ ۔ یٰسٓ ۴+۵+۶

(نوٹ: یٰسٓ کی بابت میں نے پہلے لکھا تھا۔ کہ یہ فاتحہ کی آیت ۴ اور ۶ کا مقطعہ ہے۔ مزید غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے۔ یہ آیات ۴، ۵، ۶ تینوں کا مقطعہ ہے۔ جیسا کہ یہاں اس نقشہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔)

(۱۰)

باوجود ان سب کے میں پھر بھی کہتا ہوں کہ ممکن ہے میرے مضمون میں کئی غلطیاں ہوں۔ اب یہ آئندہ غور کرنے والوں کا کام ہے۔ کہ وہ غلطی کو چھوڑ دیں۔ اور صحیح اور دلپسند چیز کو لے لیں۔ اور عاجز کے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ میرے نزدیک یہ غلطیاں تعین مقطعات میں ہو سکتی ہیں۔ فاتحہ کا ان مقطعات کے اصل ہونے پر میں پختگی سے قائم ہوں۔ پس یہ خطا شاخوں میں ہو سکتی ہے۔ اصل دعوے میں نہیں۔

مذکورہ بالا اعتراضات کے سوا اور کوئی اعتراض کسی طرف سے میرے کان میں نہیں پڑا اس لئے فی الحال اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ صرف شائقین سے ایک ضروری درخواست ہے۔ کہ وہ ساری قطبیں مقطعات قرآنی کی لے کر یکدم ان کو ضرور پڑھ جائیں۔ اس طرح امید ہے کہ مضمون ایک تسلسل کے ساتھ ان کے ذہن میں آجائے گا۔ اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جو یہ مضمون چھپا ہے۔ اس کے نقائص بھی دور ہو جائیں گے۔

جماعت احمدیہ کلانور کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ کلانور کا ملتوی شدہ اجلاس ۲۰-۲۱ اکتوبر ۴۳ء بروز ہفتہ اتوار زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب منعقد ہوگا۔ تمام احمدی احباب شریک جلسہ ہو کر فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں شامل ہو کر عنداللہ ماجور ہوں۔

انچارج دفتر مقامی تبلیغ قادیان

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل احباب ۱۲ ۴۳ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

303	Robertaron Lee Mary U.S. America	310	Coporal Malcolin Reunes America
304	Rahima Khalob "	311	Mrs. Maryam "
305	Ahmad Barkit "	312	Aliyyah "
306	Kareem Ahabeek "	313	Muesil Shafeeh "
307	Hamida Khatun America	314	Muesil Shafeeh "
		315	Lutfee Karamat "
308	Habeeba Shanee "	316	Abu Kadeer U.S. America
309	Khadija Sadeek "		

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

احمدیہ کمپنی میں بھرتی کے متعلق

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ انہیں اس بھرتی کے کام میں دلچسپی چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ نوجوان اس غرض کے لئے پیش کرنے چاہئیں .... اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پہلے بہت سے رنگروٹ ہماری جماعت کی طرف سے جاچکے ہیں مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ جو امن اور آرام نماز کی پابندی کی نعمت اور نیکی کی تحریک احمدیہ کمپنی میں میسر آسکتی ہے۔ وہ کسی دوسری کمپنی میں میسر نہیں آسکتی۔" (ناظر امور عامہ)

علمی مقابلے

دوران سال میں آپ نے قرآن کریم کا کتنا علم حاصل کیا؟ کتنی سورتیں حفظ کیں؟ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا مطالعہ کیا؟ حدیث شریف کا مطالعہ کس قدر کیا؟ اس قسم کے بہت سے سوالات سالانہ اجتماع کے موقعہ پر کئے جائیں گے۔ ان علمی مقابلوں کے لئے تیار ہو کر آئیے۔ علاوہ ازیں سلسلہ احمدیہ سے متعلق اہم اور مخصوص امور سے بھی واقف ہو کر آئیے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"ہر بڑی جماعت (مجلس خدام الاحمدیہ) کو علمی مقابلہ میں نمائندے بھیجنے کے لئے مجبور کیا جائے۔ اس ارشاد کی تعمیل میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس طرح ہر مجلس کی طرف سے انتخاب کے لئے نمائندے آرہے ہیں۔ اسی طرح ہر اس مجلس جس کے اراکین کی تعداد بیس سے زائد ہے۔ اس کی طرف سے علمی مقابلوں کے لئے بھی نمائندگی لازمی ہے۔

خاکسار ناصر احمد مہتمم اشاعت اجتماع سالانہ

اخلاق کے متعلق اسلام کی تعلیم کیا ہے اس قسم کے سوالات سالانہ اجتماع میں پوچھے جائیں گے ۲۲، ۲۳، ۲۴ اخاء / اکتوبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے خاندان کے مختصر حالات

(۲)

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے نانا حضرت خواجہ میر درد صاحب کا شجرۂ نسب گزشتہ قسط میں درج ہو چکا ہے۔ قسط امروزہ میں حضرت ام المومنین کے آباء و اجداد کے حالات کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جو امید ہے دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ احباب پر واضح ہوگا۔ کہ جس طرح ہمارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ددھیال میں بڑے بڑے صاحب عظمت و شان اور خدا رسیدہ بزرگ ہوئے ہیں جنہیں دنیوی لحاظ سے بھی اپنے زمانہ کے خاص اعزاز حاصل تھے۔ حتیٰ کہ ان میں ہفت ہزاری منصب پانے والے بھی ہوئے۔ اسی طرح حضور کے ننھیال کے خاندان میں بھی روحانی مراتب کے علاوہ دنیوی جاہ و حشمت کے مالک بزرگ گذرے ہیں۔ مصنف میخانہ درد لکھتے ہیں۔ کہ

صاحب ماثر الامرا کے بیان کے بموجب شہاب الدین شاہجہان صاحبقران ثانی تاجدار ہندوستان کے عہد میں ایک بزرگ نقشبندی الاصل بخارا سے دہلی تشریف لائے۔ جن کا نام خواجہ محمد نصیر تھا۔ بادشاہ موصوف نے خواجہ محمد نصیر صاحب کو بڑی تعظیم سے اپنے دربار میں لیا۔ اور انہیں اعزاز منصب سے سرفراز کر کے اپنے فرزند دلبند سلطان شجاع کے ساتھ بنگالہ بھیجا۔ شجاع بنگالہ میں ناظم ہو کر گئے تھے۔ خواجہ محمد نصیر عرصہ دراز تک شجاع کے پاس رہے۔ اور شجاع ان سے وزارت کا کام لیتے رہے۔ جو یکایک چرخ زنگاری نے رنگ بدلا۔ اور اورنگ زیب نے اپنے باوا جان کو پکڑ کر آگرہ کے قلعہ میں قید کیا۔ دارا شکوہ کے درپے ہوا۔ شجاع اورنگ زیب کے مقابلہ کے لئے بنگالہ سے دلی کو چلا۔ شجاع کے ساتھ ۲۵ ہزار فوج اور توپ خانہ آتشبار تھے۔ بنگالہ سے چل کر اس نے بنارس میں دم لیا۔ اور بنارس سے روانہ ہو کر کھجوہ پہنچا۔ ادھر سے اورنگ زیب بڑھا۔ اور کھجوہ کے ڈیروں جو الہ آباد اور اٹاوہ کے بیچ میں ہے دونوں بھائیوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ شجاع نے اورنگ زیب کے جرار لشکر سے شکست کھائی۔ اورنگ زیبی سپاہیوں نے چاہا۔ کہ سلطان شجاع کی ننگ و ناموس کو پردہ سے نکال کر ان کی بے حرمتی کریں۔ یہ امر خواجہ محمد نصیر صاحب کو ناگوار گزرا۔ وہ تلوار لے کر شیر کی طرح بپھرے اگرچہ انہوں نے بہت سے بہادروں کو ہلاک کیا۔ مگر آخر خود بھی زنانی قنات کے باہر چور زخم ہو کر گر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کے صاحبزادے سید عبدالقادر صاحب دنیاداروں سے بالکل الگ تھلگ رہے۔ اس لئے ان کا کوئی تذکرہ طبقہ امراء میں کہیں نہیں آیا ہے۔ مگر ان کے فرزند خواجہ ظفر اللہ خان کا ذکر اس کتاب میں کیا جائیگا کیونکہ انہوں نے محمد شاہی دَور میں نواب ظفر اللہ خان رستم جنگ روشن الدولہ یار وفادار کا خطاب پایا۔ اور انہوں نے اپنی زندگی امیرانہ طور پر بسر کی۔ مگر خواجہ محمد ناصر صاحب خود اپنے رسالہ ہوش افزا جس کا دوسرا نام رسالہ شطرنج بھی ہے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں خواجہ سید محمد طاہر ہمارے مورث اعلیٰ بخارا سے شاہ جہان آباد میں رونق بخش ہوئے۔ اور جب ان کی تشریف آوری اورنگ زیب کو معلوم ہوئی۔ کہ یہ بزرگ خواجہ خواجگان خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کی نسل پاک سے ہیں۔ تو اس کی قدمبوسی کی آرزو ہوئی۔ کیونکہ اورنگ زیب نقشبندیہ طریق میں بیعت تھے۔ اور انہی حضرات کی دعا سے ہندوستان کی سلطنت ان کے ہاتھ آئی تھی۔ دعوت کے بہانہ سے خواجہ محمد طاہر صاحب کو لال قلعہ میں بلایا۔ اور بڑی تواضع اور ادب سے انہیں مسند پر بٹھایا۔ اور بہت نقد و جنس آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ مگر آپ نے ان میں سے کچھ بھی قبول نہ فرمایا۔ عالمگیر آپ کا بہت معتقد ہو گیا۔ کبھی خواجہ کے مسکن پر خود حاضر ہوتا۔ کبھی حضرت کو لال قلعہ میں تکلیف دیتا۔ خواجہ محمد طاہر صاحب نے چند روز رہ کر حجاز کا قصد کیا۔ تو اورنگ زیب نے کہا کہ اپنے تینوں صاحبزادوں اور چوتھے بھتیجے کو میرے پاس چھوڑ جایئے۔ ان حضرات کی برکت سے لال قلعہ گلزار رہے گا۔ چنانچہ خواجہ محمد طاہر صاحب مکہ مدینہ کو تشریف لے گئے اور آپ کے صاحبزادہ خواجہ سید محمد صالح اور خواجہ محمد یعقوب اور خواجہ سید فتح اللہ اور ایک بھتیجہ جن کا نام معلوم نہیں اورنگ زیب کے پاس رہ گئے۔ یہ چاروں حضرات نوجوان تھے۔ اور ان میں سے دو کنوارے تھے۔ اورنگ زیب نے ان چاروں کی لیاقت کے موافق بڑے بڑے عہدے اور منصب دیکر انہیں سرفرازی بخشی۔ اور خواجہ محمد صالح اور خواجہ سید محمد یعقوب کو اپنے بھائی شاہزادہ مراد بخش کی دو بیٹیاں بیاہ دیں۔ اور خواجہ سید موسےٰ بن خواجہ سید محمد یعقوب کو اپنے پوتے یعنی شہزادہ معز الدین کی دختر فرزند اختر کا نکاح کر دیا۔ (مغل بادشاہ جو اپنی بیٹیاں سادات عظام اور مشائخ کرام کو دے دیتے تھے۔ ان سے جو اولاد پیدا ہوتے تھے۔ وہ لال قلعہ کے اصطلاح میں مرشد زادے کہلاتے تھے)

اورنگ زیب نے خواجہ سید فتح اللہ بن خواجہ محمد طاہر کو نواب فتح اللہ خان خطاب اور منصب عنایت کیا۔ اور یہ بھی چاہا۔ کہ ایک شہزادی ان کے عقد میں بھی دی جائے۔ مگر آپ نے اورنگ زیب سے کہہ دیا۔ کہ اگرچہ شرع میں اس کی اجازت ہے کہ مغل پٹھان کو سیدزادی بیاہی جائے۔ یا سیدزادہ کے نکاح میں مغلانی پٹھانی آئے۔ مگر میں اپنے لئے یہ پسند نہیں کرتا۔ کہ میری بیوی مغلانی پٹھانی اور بادشاہزادی بھی ہو۔ اورنگ زیب کو یہ بات خواجہ سید نواب فتح اللہ خان کی بہت پسند آئی۔ مگر چونکہ خواجہ صاحب کی دلجوئی اور انکی خدمت کو اپنے لئے سعادت سمجھا تھا۔ اس نے آپ کی شادی نواب سربلند خان میر بخشی کی سگی بہن سے کر دادی نواب سربلند خان صحیح النسب سید اور خواجہ سید بہاؤ الدین نقشبند کی اولاد میں سے تھے یہی خواجہ محمد طاہر صاحب خواجہ محمد ناصر صاحب کے دادا اور انہی خواجہ نواب فتح اللہ خان صاحب کے دولت خانہ میں نواب سربلند خان کی بہن کی کوکھ سے خواجہ سید محمد ظفر اللہ خان تورانی مخاطب بہ نواب ظفر اللہ خان روشن الدولہ رستم جنگ یار وفادار پیدا ہوئے۔ اور اپنے والد بزرگوار کی رحلت کے بعد خواجہ ظفر اللہ خان صاحب موصوف نے رفیع الشان بن شاہنشاہ اورنگ زیب کی سرکار میں معزز عہدے پر ممتاز ہوئے اور بہت جلد کار نمایاں کر کے ترقی کے ساتھ پانزدہ صدی اور پانچصد سوار کے منصب کو پہونچے۔ اور نواب ظفر اللہ خان کا خطاب حاصل کیا۔ مگر جب ان کی آنکھوں کے سامنے لاہور کے معرکہ میں رفیع اور جہان شاہ اور ان کی خوبرو اولاد خاک و خون میں مل گئی تو ان کا دل دنیا کی ناپائیداری دیکھ کر سرد ہو گیا۔ اور آپ سب جاہ و حشم چھوڑ کر حضرت میراں شاہ بھیک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے عرفان الٰہی کے حاصل کرنے میں مشغول ہوئے۔ حضرت میراں بھیک صاحب سلسلہ چشتیہ صابریہ کے درویش کامل گزرے ہیں۔ اور شاہ ابو المعالی صاحب چشتی صابری کے جانشین اور شاہ ابو المعالی صاحب شیخ محمد داؤد صاحب گنگوہی سے بیعت اور مجاز تھے۔ اور شیخ محمد داؤد صاحب اپنے پدر بزرگوار حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی کے جانشین اور خلیفہ تھے۔ دیکھئے مولانا محمد اکرم صاحب براسوی رحمۃ اللہ علیہ کی اقتباس الانوار اور حدیقۃ الاولیاء

ان حضرات کا سلسلہ درجہ بدرجہ مخدوم علاؤ الدین صابر کلیری تک پہونچ جاتا ہے۔ حضرت میراں شاہ بھیک صاحب بڑے عارف کامل اور قطب وقت تھے۔ اور سلسلہ کی کتابوں اور تاریخوں میں آپ کا نسب اور آپ کے حالات بالتفصیل مرقوم ہیں۔ چونکہ آپ قوم کے کھرے سید ہیں۔ اس لئے آپ کا لقب میراں بھیک ہے۔ آپ کی طبیعت موزون تھی۔ ہندی زبان میں جو دوہرے آپ نے نظم کئے ہیں وہ توحید اور اسرار معرفت سے لبریز ہیں۔ اور اہل دل کی زبان پر رہتے ہیں۔ آپ کی رحلت رمضان المبارک کی پانچویں ۱۱۳۱ھ کو ہوئی۔ آپ کا مزار کہڑام میں ہے۔ حضرت نواب ظفر اللہ خان صاحب سلوک چشتیہ صابریہ کو اپنے مرشد کی خدمت میں طے فرما رہے تھے۔ کہ یکایک غلغلہ بلند ہوا کہ فرخ سیر عظیم الشان بن شاہ عالم بہادر شاہ بن اورنگ زیب شاہنشاہ ہند پٹنہ عظیم آباد سے جہاندار سے لڑنے کے لئے بنگالہ سے بڑھا چلا آتا ہے۔ اور اسے اپنے باپ عظیم الشان جہاندار شاہ سے بدلہ لینا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے ہمر کاب سید حسین علی خان صوبہ دار ملک بہار اور سید عبد اللہ صوبہ دار الہ آباد بھی ہیں۔ تو میران بھیک صاحب نے فرمایا۔ کہ بھائی سید اب تم پھر اپنی کمر باندھ لو۔ اور فرخ سیر کے پاس پہنچ جاؤ۔ انہوں نے عرض کی۔ جب سے رفیع الشان میرے روبرو قتل ہوا ہے میرا دل ان جھگڑوں سے بیزار ہو گیا ہے۔ میں اب اس عالم فانی کے دھندوں میں نہیں پڑنا چاہتا۔ اور درویشی کی لذت کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت کو بھی بے حقیقت جانتا ہوں۔ مگر میران صاحب نے فرمایا۔ اللہ کی مرضی یہی ہے کہ تم پھر دنیاداروں کے سلسلہ میں پہنا سے جاؤ اور تم دنیاداروں کے ہی لباس میں رہو۔ مگر تمہارا خاتمہ بخیر ہے۔ باطنی دولت جو ہم نے تمہیں بخشی ہے۔ اسے دنیا کی دولت نہ مٹا سکیگی۔ اور وہ تمہارے ساتھ جائیگی ؎

بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

نواب صاحب اب مرشد کا فرمانہ ٹال سکے اور فرخ سیر کے حضور میں پہنچ گئے۔ انہیں دیکھ کر سید عبد اللہ خان اور سید حسین علی خان نے ایک زبان ہو کر فرخ سیر سے کہا جناب عالی! نواب ظفر اللہ ایک خاص شخص ہیں۔ اور لاہور کے معرکہ میں یہ شریک تھے۔ اگر ایسے لوگوں کی قدر افزائی نہ کی جائے گی تو پھر کس کی قدر افزائی ہوگی۔ فرخ سیر خود ان سے اور ان کے تعلقات سے جو اورنگ زیب کے عہد سے اب تک چلے آتے تھے بخوبی واقف تھا۔ آپکو فوراً بخشی سوم کر دیا اور منصب پنجہزاری اور نواب ظفر خاں رستم جنگ کا خطاب عنایت فرمایا۔ جب فرخ سیر نے جہاندار شاہ پر فتح پائی۔ تو آپ کو روشن الدولہ کا خطاب اور منصب ہفت ہزاری عطا فرمایا۔ مگر چند ہی روز میں فرخ سیر بھی سیر عدم کو چل دئے۔ اور محمد شاہ رنگیلے کا دور چلنے لگا۔ نواب ظفر اللہ خان صاحب کی خیر اندیشی اور جوہر شمشیر نے رنگیلے کے دل پر بھی اپنا رنگ جمایا۔ اور نواب روشن الدولہ رستم جنگ کے خطاب پر یار وفادار کا لفظ اضافہ ہوا۔ جو یہ کہتے تھے۔ وہی بادشاہ کرتے تھے۔ ان کی شان و تجمل کو دیکھکر بعض ارکان سلطنت جلتے تھے۔ مگر ان کا کچھ نہ کر سکتے تھے جب ان کی سواری شہر میں نکلتی تھی۔ تو اشرفیوں کا بیلا بانٹتے چلتے تھے۔ ان کے سر پر کئی طرہ جواہر ہوتے تھے۔ اس لئے لوگ انہیں طرہ باز خان بھی کہتے تھے۔ ان کی سخاوت نے دشمنوں کے منہ میں خاک بھر دی تھی۔ ان کے آگے سب کا سر نیچا اور ہاتھ پھیلا ہوا ہوتا تھا۔ صاحب ماثر الامراء نے لکھا ہے کہ جو کچھ نواب روشن الدولہ کو عروج ہوا۔ وہ حضرت محمد شاہ پیا کی رضاعی بہن کے سبب سے ہوا۔ کیونکہ روشن الدولہ کو محمد شاہ کی رضاعی بہن کے مزاج میں دخل ہو گیا تھا۔ وہ ان کی بادشاہ سے سفارش کرتی تھیں اور بادشاہ اُسے قبول کرتے تھے مگر چونکہ صاحب ماثر الامراء صرف مورخ ہیں۔ وہ اس کے سوائے اور کیا لکھ سکتے تھے۔ اور یہ راز ان پر کیونکر کھل سکتا تھا۔ کہ نواب روشن الدولہ کی تین چچیاں خواجہ محمد صالح اور خواجہ محمد یعقوب اور خواجہ موسیٰ کی بیوی اورنگ زیب شاہنشاہ کی نسل سے تھیں۔ جن بہن کی سفارش کیطرف وہ اشارہ کرتے ہیں۔ وہ نواب روشن الدولہ کی حقیقی چچا زاد بہن یا بھتیجی تھیں۔ اسی باعث سے وہ بادشاہ کے زنانہ محلوں میں آتے جاتے تھے۔ نواب روشن الدولہ چونکہ اپنے پیرو مرشد کے بڑے معتقد تھے۔ اور اللہ نے دولت بے قیاس دے رکھی تھی۔ اس لئے آپ نے پیرو مرشد کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے خاص چاندنی چوک میں یہ سنہری مسجد بنائی جو کوتوالی کے قریب واقع ہے۔ ۱۱۳۴ھ ہجری میں بعد وفات حضرت میران بھیک صاحب کے لئے بنائی۔ اور سر سے پاؤں تک اُسے سونے میں غوطہ دے دیا۔ جب بادشاہ کی سواری چاندنی چوک میں سے گذرتی تھی۔ تو اُسے دیکھ کر خوش ہوتی تھی۔ اس مسجد میں نادر شاہ افشار لال قلعہ سے نکل کر آ بیٹھا تھا۔ اور دہلی کے قتل عام کا حکم دیا تھا۔ اس واقعہ کے سبب سے تمام انگریزی سفر نامہ لکھنے والوں نے اپنی تالیف میں اس مسجد کا ذکر کیا ہے۔

اس مسجد کی تیاری کے بعد حضرت نواب روشن الدولہ بہادر نے رفاہ عام کے لئے فیض بازار میں عین سڑک پر دوسری سنہری مسجد بنائی۔ یہ پہلی مسجد سے ۲۲ برس بعد تیار ہوئی

میخانہ درد میں زیادہ حالات لکھنے کی گنجائش نہیں۔ بس اسی پر میں نواب روشن الدولہ کے بیان کو ختم کرتا ہوں۔ کہ آپ نے چورانوے ۹۴ سال پانچ مہینہ کی عمر پائی۔ اور دسویں ذوالحجہ ۱۱۶۱ھ ہجری کو طلوع آفتاب کے بعد تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے مرض سرطان میں وفات پائی۔ آپ کی تاریخ وفات دنیا خوردہ و دیں بردہ آپ کے ہی عہد کے کسی مورخ نے نکالی ہے آپ کا مزار پُر انوار قدم شریف کے احاطہ میں ہے۔ انہی نواب روشن الدولہ رستم جنگ یار وفادار کے فرزند دلبند خواجہ محمد ناصر صاحب متخلص بہ عندلیب ہیں۔ (جن کا نسب نامہ پہلے درج ہو چکا ہے)

خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر کارکن تالیف و تصنیف قادیان

بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس کا سالانہ اجلاس

برہمن بڑیہ ۱۲ اکتوبر۔ سید سعید احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ ۷ لغایت ۹ اکتوبر بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کانفرنس کا ۲۷ واں اجلاس زیر صدارت جناب مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ریٹائرڈ سابق مبلغ انگلستان و جرمنی منعقد ہوا۔ بنگال کے ہر حصہ کے احمدی کانفرنس میں شریک ہوئے حاضرین کی تعداد اتنی زیادہ تھی۔ کہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم سے کارروائی شروع ہوئی۔ صدر مجلس استقبالیہ نے رپورٹ پڑھی۔ اور بنگال گورنمنٹ کے بعض وزراء نیز بعض دیگر معززین کے پیغام ہمدردی پڑھے گئے۔ خان بہادر چودھری ابوالہاشم خاں صاحب کی طرف سے بھی پیغام پڑھا گیا۔ صاحب صدر نے خطبہ استقبالیہ میں کئی دیگر امور کے علاوہ اس بات پر خاص زور دیا۔ کہ احباب جماعت کو روحانی ترقی کے لئے کوشاں اور سلسلہ کے لئے ہر قربانی کرنے کو تیار رہنا چاہیئے۔ اور اپنی اولادوں کی تربیت اس رنگ میں کرنی چاہیئے کہ وہ بڑے ہو کر مخلص احمدی بنیں۔ اور احمدیت کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا سکیں۔ دور حاضرہ کی جمہوریت اتحاد بین الاقوام و نظام نو وغیرہ کے موضوع پر تقریریں ہوئیں۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موجودہ جنگ کے بارہ میں پیشگوئیاں بھی بیان کی گئیں۔ جنرل سکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ غلام صمدانی صاحب خادم ایڈیٹر امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ۔ سید اعجاز احمد صاحب مبلغ مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ۔ محمد عبد السبحان صاحب نے مینداوا نریری مجسٹریٹ مسٹر رفیق علی صاحب آف بنگال ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور بعض دوسرے دوستوں نے۔ باہم عنوانات پر تقریریں کیں بعض ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوئے۔ ایک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو مبارکباد دی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور اتحادیوں کو شمالی افریقہ میں شاندار فتح عطا کی۔ ایک میں اتحادی افواج کو انکی بہادری پر خراج تحسین ادا کیا گیا بعض مقامات پر احمدی مبلغین اور بزرگوں پر حملے ہونے کے سلسلہ میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا۔ کہ پنجاب گورنمنٹ ایسے عناصر کو کامیابی سے دبا نہیں سکی۔ ایک قرارداد میں پاس کیا گیا۔ کہ فاقہ کشوں کی امداد کے لئے فوراً ایک احمدیہ ریلیف فنڈ کھولا جائے۔ چنانچہ یہ کام شروع بھی کر دیا گیا ہے۔

احمدی مستورات کی کانفرنس بھی ۹ اکتوبر کو منعقد ہوئی۔ صدارت کے فرائض بیگم حمیدہ صاحبہ آف کلکتہ نے ادا کئے۔ دور و نزدیک سے احمدی مستورات شریک ہوئیں اور تقریریں کیں ☆

اکسیر ملیریا

کے متعلق تیسری شہادت

مولوی غلام نبی صاحب مصری ریٹائرڈ ٹیچر مدرسہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

”طبیہ عجائب گھر کی اکسیر ملیریا کو میں نے بہت مفید پایا۔ نصیحتاً ترغیب بھی دیتا رہتا ہوں گویا کہ مجسم اشتہار ہوں“

قیمت ایک روپیہ کی سو گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۷۰۲۰ منکہ سعیدہ بیگم بیوہ سید اکبر علیشاہ صاحب قوم سید پیشہ زراعت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ونجواں ڈاکخانہ بھلر ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد چوڑیاں نقرئی دس عدد قیمتی مبلغ ۷۰/- روپے ہے۔ نیز مبلغ ۳۰۰ میرے بیٹے سید محمد حسین شاہ دفتری محکمہ قضاء قادیان کے ذمہ بطور قرض ہیں۔ میں اس رقم مبلغ یکصد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نوٹ میرا مہر مبلغ ۳۲/- روپے تھا جو میں نے ایک مسجد کی تعمیر میں بطور چندہ دے دیا تھا اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کو وہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز قادیان کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا سعیدہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید محمد حسین شاہ کارکن دفتر قضاء۔ گواہ شد:۔ تاج الدین لائلپوری مولوی فاضل قادیان۔

نمبر ۷۰۲۱ منکہ مرزا محمد اکرم ولد میاں محمد اشرف صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۳ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۱۷/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ مرزا محمد اکرم موصی ملتانی ڈھانڈا پہاڑ گنج دہلی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری۔ گواہ شد:۔ لطیف احمد طاہر بی اے

نمبر ۷۰۲۲ منکہ مسعود احمد ولد ماسٹر محمد حسن صاحب آسان قوم افغان پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد بمعہ مہنگائی و سپیشل الاؤنس مبلغ ۷۰/- روپے ہے۔ تنخواہ ۴۵/- سپیشل الاؤنس ۱۵/- مہنگائی ۱۱/- روپے کل ۷۱/- روپے ہوئے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کچھ جائداد میں بعد میں پیدا کروں۔ اور اس کے حصہ وصیت میں سے کچھ رقم اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ تو وہ بعد میں منہا کر دی جائے گی۔ العبد:۔ مسعود احمد بیت البشارۃ کھجور روڈ قرول باغ دہلی۔ گواہ شد:۔ محمد حسن آسان بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری

نمبر ۷۰۲۳ منکہ محمد شفیع ولد صوفی چراغ دین صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ درزی عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن گوجرانوالہ حال دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان واقع آبادی حاکم رائے گلی باوا لدھا سنگھ گوجرانوالہ ہے۔ جس کی مالیت ۲۵۰۰/- ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت اندازاً ۱۰۰/- ہے۔ مگر اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں داخل کر دوں تو اسقدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد:۔ محمد شفیع احمدی درزی متصل مرینہ ہوٹل نئی دہلی۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل بقاپوری۔ گواہ شد:۔ لطیف احمد طاہر بی۔ اے

نمبر ۷۰۱۷ منکہ صفیہ بیگم بنت ڈاکٹر عبداللہ صاحب احمدی قوم شیخ قانونگو عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قرا طینہ ضلع نیروبی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے میرے والد صاحب قبلہ کی طرف سے کچھ رقم بطور جیب خرچ کے ملتی ہے جو معین نہیں ہے لیکن جسقدر بھی ملتی رہیگی۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کو خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتی رہونگی۔ انشاء اللہ۔ اسکے علاوہ میرے پاس ۱۸۰۰/- شلنگ سیونگ بنک میں جمع ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں۔ لیکن اگر اس وصیت کے بعد اور بوقت وفات کوئی مزید جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ:۔ صفیہ بیگم قرا طینہ۔ گواہ شد:۔ عبداللہ احمدی گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ۔ گواہ شد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موتی سُرمہ جملہ امراضِ چشم کیلئے اکسیر ہے
قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ
ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

کوئن ٹیبلٹس (ٹکیاں) برائے ملیریا
دو روپے
ایک ہزار ٹکیہ
دی کوئن سٹورز قادیان

عرق نور رجسٹرڈ
ضعفِ جگر۔ بڑھی ہوئی تلی اور یرقان کو دور کرنے کے علاوہ معدہ اور جگر میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ پٹھوں اور جوڑوں کی درد کو دور کر کے مضبوط بناتا ہے۔ ضعفِ جنسی۔ کمزوری اعصاب کو دور کرتا ہے۔ غذا کو ہضم کر کے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دائمی قبض کو رفع کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ نیز معدہ اور پھیپھڑوں کی اصلاح کرتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ درد کمر۔ خارش۔ دم پھولنا۔ گھبراہٹ اور سستی و کاہلی کو رفع کرتا ہے۔ عرق نور رنگ سرخ خون میں صفائی اور جسم میں فولادی طاقت اور وزن میں زیادتی پیدا کر کے آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچانے اور طاقت کو قائم رکھنے کیلئے اکسیر ہے۔ عرق نور عورتوں کیلئے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ بانجھ پن کی بے نظیر دوا ہے۔ اسکے استعمال سے ایام ماہواری کی درد شرطیہ طور پر دور ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی بیشی اور بے قاعدگی کو دور کر کے رحم کو قابلِ تولید بناتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۱۶ خوراک ۱۲/- محصول ڈاک علاوہ
المشتہر:۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان

ضرورت رشتہ
ایک معزز متدین اور شریف خاندان قوم جٹ کے نوجوان عمدہ صحت۔ مڈل تک تعلیم۔ سکونت قادیان سے بمسافت بارہ میل ۸۰ بیگھے زمین کے واحد مالک۔ عمر قریباً ۳۰ سال۔ پہلی بیوی سے نرینہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے اور اسکی صحت کمزور ہونے کی وجہ سے۔ اسکی رضامندی سے نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی خوش سیرت امور خانہ داری سے واقف اور شریف زمیندار خاندان سے ہو۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ تاج الدین لائلپوری (مولوی فاضل)
محلہ دار الفضل قادیان

تریاقِ کبیر
اسم بامسمّٰے تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ درد سر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپیہ ۲ آنے درمیانی شیشی ۱۲/- چھوٹی شیشی ۹/-
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لزبن ۱۳ اکتوبر۔ ذمہ وار حلقوں کا بیان ہے کہ پرتگال کے اس فیصلہ کے باوجود کہ اس نے ازورس کے پانیوں میں برطانیہ کو مراعات دے دی ہیں۔ جرمنی اس سے اپنے ڈپلومیٹک اور تجارتی تعلقات قائم رکھے گا۔ اور اس سے اپنی ضروریات خرید تا رہیگا۔

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ شاہ اٹلی کی لڑکی زخمیوں کے ایک ہسپتال میں نرس کا کام کر رہی ہے۔ شاہ اٹلی خود بہت پریشان رہتا ہے۔ اپنی زندگی میں پہلی بار اسے سادہ رہنے کے لئے مجبور ہونا پڑا ہے۔ اس نے گھوڑ سواری اور دوسرے مشاغل چھوڑ دئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ روم میں غیر ملکی سفارت خانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اتحادیوں کی پیشقدمی جاری رہنے کی صورت میں وہ روم کو خالی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ مسولینی کی گورنمنٹ جرمن سرحد سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ڈنیپرو کورٹینا کی پہاڑیوں میں ہے۔ مسولینی اپنے وزیروں سمیت وہاں پہنچ گیا ہے سفارت خانوں کے لئے ہوٹل خالی کر دیئے گئے ہیں۔

ماسکو ۱۳ اکتوبر۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کل رات کی تاریکی میں بحیرۂ ازوف کے روسی بیڑے نے بالٹا کے نزدیک دشمن کے مورچوں کے پیچھے فوج اتار دی۔ دشمن کی زیادہ تعداد والی فوج نے مقابلہ کیا۔ اور جلد ہی سخت لڑائی شروع ہوئی۔ تاہم ہمارے سپاہی ڈٹے رہے۔ اور انہوں نے ایک مورچہ پر قبضہ کر لیا۔ جہاں سے انہوں نے دشمن کے دو جوابی حملے پسپا کر دیئے۔ جرمن ٹینک لے آئے اور تیسرا حملہ کیا۔ مگر اس حملے کے باوجود روسی فوج نے اپنی بہادری کا ثبوت دیا۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ ہاؤس آف کامنز میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مارشل بڈوگلیو کو اطلاع دے دی گئی ہے کہ شاہ اٹلی اب شہنشاہ ابی سینیا اور شاہ البانیہ کے خطاب استعمال نہیں کر سکتے۔ آپ نے کہا کہ سرکاری اعلان میں ایک ادنیٰ اطالوی افسر کی غلطی سے یہ خطاب درج ہو گئے تھے۔

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ لارڈ لنلتھگو نے آج شام الوداعی دعوت دی۔ جس میں چھ سو برطانی۔ امریکی اور چینی افسر شامل ہوئے۔ لارڈ اور لیڈی لنلتھگو نے مہمانوں سے ہاتھ ملائے۔

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ضلع لاہور میں ہیضہ کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ گورنر نے ڈپٹی کمشنر کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ مرض کا انسداد کرنے کے لئے خاص انتظامات کریں۔

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں کو وہ تلوار دکھائی۔ جو جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے انہیں تحفہ کے طور پر بھیجی ہے۔ یہ تلوار سلطان ابن سعود کے فرزند لیکر آئے ہیں۔ اس تلوار کے دستے میں بیش قیمت جواہرات جڑے ہوئے ہیں۔

میڈرڈ ۱۳ اکتوبر۔ جنرل فرانکو نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت ہسپانیہ جنگ میں شامل نہیں ہوگی۔ اور غیر جانبداری پر سختی سے عمل کرے گی۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ آج مسٹر ونسٹن چرچل نے ایوان عام میں بتایا کہ اطالوی بحری بیڑہ کا بڑا حصہ جو ہر قسم کے ایک سو جنگی جہازوں پر مشتمل ہے۔ اتحادیوں کے ہاتھ آگیا ہے۔ ان جہازوں میں سے ۶ میں سے ۵ جنگی جہاز اور ۱۱ میں سے ۸ کروزر ہیں۔ ڈیڑھ لاکھ ٹن سے زیادہ وزن کے اطالوی تجارتی جہاز اتحادیوں کے زیر تسلط بندرگاہوں میں پہنچ چکے ہیں۔ مزید تفصیلات مفاد عامہ کے خلاف ہونگی۔

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر روزویلٹ نے سینٹ کے خفیہ اجلاس میں کہا۔ کہ میں یہ خیال نہیں کرتا۔ کہ امریکہ اس پوزیشن میں ہے۔ کہ وہ روس سے جاپان کے خلاف اعلان جنگ کرنے کا مطالبہ کرے۔ آپ نے یہ انکشاف کیا۔ کہ اندازاً ایک لاکھ تیس ہزار ٹن جاپانی جہازوں کو ہر ماہ میں امریکن آبدوزیں غرق کر رہی ہیں۔ اگر روس اتحادیوں کو سائبیریا کے اڈوں کے استعمال کی اجازت دے دے تو جاپان اس وقت اس پر حملہ کر دیگا۔ جبکہ اتحادی جرمنی پر کاری ضرب لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۱۳ اکتوبر۔ اس امر کا امکان ہے۔ کہ فوڈ کانفرنس میں راشن کے متعلق سر چھوٹو رام کی مخالفت کامیاب نہیں ہوگی اور پنجاب میں گندم کا راشن ہو جائے گا۔ کیونکہ سنٹرل گورنمنٹ بہر حالت میں گریگوری کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرنے کا تہیہ کئے ہوئے معلوم ہوتی ہے۔ اس کی یہ پوزیشن ہے کہ گندم راشن کرنا اس کے خاص اختیارات میں بھی شامل ہے سر چھوٹو رام اس کے بدل میں کواپریٹو سسٹم پر ڈپو کھولنے کی تجویز پیش کر رہے ہیں۔

ماسکو ۱۵ اکتوبر۔ روسی گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ دریائے ڈنیپر کے مشرقی کنارے کے ایک اہم شہر پر روسیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس کنارے پر جرمنوں کے پاس یہی آخری بڑا شہر تھا۔ پانچ دن کی سخت لڑائی کے بعد روسیوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اس خوشی میں مارشل سٹالین نے ایک اعلان کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ یہ شہر ایک اہم فوجی چوکی ہونے کے علاوہ ریلوے جنکشن ہے۔ اس کے پاس ڈنیپر کا بڑا بند ہے جسے روسیوں نے پچھلے سال جبکہ جرمن یہاں بڑھ رہے تھے توڑ دیا تھا۔ ادھر روسیوں نے کریمیا جانے والی لائن کو دو جگہ سے توڑ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے روسیوں کے پاس اس علاقہ میں صرف ایک لائن رہ گئی ہے۔ ڈنیپر دریا کے مغربی کنارے پر بھی روسیوں کا زور بڑھ گیا ہے۔ اور وہ برابر دشمن کو پیچھے دھکیل رہے ہیں۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ والٹرنو دریا پر جرمن مورچوں کے لئے سخت لڑائی ہو رہی ہے کیپوا کے جنوب مشرق میں بھی امریکن فوجوں نے اس دریا کو پار کر لیا ہے۔ اور وہاں بہت سی اتحادی فوجیں جمع ہیں۔ اور ٹینکوں کی مدد سے آگے بڑھ رہی ہیں۔ امریکی پیشقدمی کے ساتھ ساتھ اپنے مورچوں کو جوڑا کر رہے ہیں۔ کچھ امریکی دستے والٹرنو دریا کے دہانے پر بذریعہ ہوائی جہاز اتر گئے ہیں۔ جرمن فوجیں بڑے زور سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ کیپوا کے شمال مشرق کی طرف ایک اہم جرمن چوکی پر بھی اتحادی قبضہ ہو چکا ہے۔ ادھر آٹھویں برطانی فوج جو ٹرمولی سے شمال مغرب کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اب انکیا تھورو سے صرف سات میل رہ گئی ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز اپنی میدانی فوجوں کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ چنانچہ دریا کے پار کرنے سے پہلے اتحادی ہوائی جہازوں نے دشمن کے مورچوں پر اس قدر بمباری کی۔ کہ وہ حیران رہ گیا۔ اسی اثناء میں امریکی فوجیں دریا کو پار کر گئیں۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ یوگوسلاویہ میں وطن پرستوں نے بڑی سختی سے جرمنوں کا مقابلہ شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اب مارشل رومیل کو اس مہم کو سر کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ فیوم پر خوب لڑائی ہو رہی ہے۔ یوگوسلاوی دستوں کو کمک پہنچ گئی ہے۔

لنڈن ۱۵ اکتوبر۔ امریکن بھاری بمباروں نے برطانیہ سے اڑ کر سنٹرل جرمنی میں سخت حملہ کیا۔ فرینکفرٹ پر بھی بہت زور کی بمباری کی۔ بہت سے جرمن جہاز مقابلہ کے لئے آئے۔ جن میں سے ۸ گرائے گئے۔ اور بعض کو بہت نقصان پہنچا۔ بدو بار انگلستان کے اس پار دو جرمن سمندری جہازوں پر حملہ کر کے ایک کو ڈبو دیا۔ اور دوسرے کو آگ لگا دی۔

دہلی ۱۴ اکتوبر۔ ہندوستانی ہائی کمان کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ بدھ کی رات کو انگریزی ہوائی جہازوں نے برما میں ریلوے سٹیشنوں۔ اور دوسرے جاپانی ٹھکانوں پر سخت بمباری کی۔ ہونیوا کے جنکشن پر حملہ کر کے سٹیشن کی عمارت کو نقصان پہنچایا۔ کلیمیو کے علاقہ میں جاپانی چوکیوں اور بارکوں کی بھی خبر لی۔ مایو کے جزیرہ نما میں اور اکیاب پر جاپانی ٹھکانوں پر بمباری کر کے دشمن کو سخت نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۱۴ اکتوبر۔ نیویارک ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ نیپلز کی بندرگاہ کو اتحادیوں نے مرمت کے بعد استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور اتحادی جہاز بندرگاہ میں آنے جانے شروع ہو گئے ہیں۔ امریکی انجینئروں نے پانچ ہفتوں کی مرمت کا کام صرف پانچ دن میں ختم کر دیا ہے۔

لزبن ۱۳ اکتوبر۔ پرتگال کی فوجیں آج کل مشقی جنگ میں مصروف ہیں۔ ان مصنوعی جنگوں کے متعلق ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ پرتگال کی غیر جانبداری کی حکمت عملی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور وہ سختی سے اس پر قائم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah